بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۸ تبوک ۱۳۴۵ہش ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۱۷

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۷ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

—• حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ یونس کی آیات ۵۸-۵۹ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ کی نہایت ہی لطیف اور پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کا موعظۃ شفاء لما فی الصدور، ھدیٰ اور رحمۃ ہونا نہایت ہی روح پرور انداز میں واضح فرمایا۔ شفاء لما فی الصدور کے تحت روحانی صحت کو ترقی دینے کے ضمن میں خدائی نشانوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے اس عظیم الشان خدائی نشان کا بھی ذکر کیا۔ جو محترم گورنر جنرل گیمبیا کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے یہ بھی بتایا کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے گورنر جنرل موصوف کو حال ہی میں کس طرح غیر معمولی دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دُعا کی تعلیم ہے

ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے

"اصلاحِ نفس کے لئے اور خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے نیکیوں کی توفیق پانے کے واسطے دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ اس میں جس قدر توکّل اور یقین اللہ تعالیٰ پر کرے گا اور اس راہ میں نہ تھکنے والا قدم رکھے گا اسی قدر عمدہ نتائج اور ثمرات ملیں گے۔ تمام مشکلات دُور ہو جائیں گی اور دعا کرنے والا تقوےٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جائے گا۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب تک خدا تعالیٰ کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ نفسانی جذبات پر محض خدا تعالیٰ کے فضل اور جذبہ ہی سے موت آتی ہے اور یہ فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے اور یہ طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ مسلمانوں اور خصوصاً ہماری جماعت کو ہرگز ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہی دعا تو ہے جس پر مسلمانوں کو ناز کرنا چاہیئے۔ اور دوسرے مذاہب کے آگے تو دعا کے لئے گندے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور وہ توجہ نہیں کر سکتے۔ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ ایک عیسائی جو خونِ مسیح پر ایمان لا کر سارے گناہوں کو معاف شدہ سمجھتا ہے۔ اسے کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ دعا کرتا رہے اور ایک ہندو جو یقین کرتا ہے کہ توبہ قبول ہی نہیں ہوتی اور تناسخ کے چکر سے رہائی ہی نہیں ہے وہ کیوں دعا کے واسطے ٹکریں مارتا رہے گا وہ تو یقیناً سمجھتا ہے کہ کتّے، بلّے، چوہے، سؤر بننے سے چارہ ہی نہیں ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ اسلام کا فخر اور ناز ہے کہ اس میں دعا کی تعلیم ہے۔ اس میں کبھی سستی نہ کرو اور نہ اس سے تھکو۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی مخلصین سے خواہش

فضل عمر فاؤنڈیشن میں پہلے سال دس لاکھ کی وصولی ہو جانی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے دفتر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کارکنان فاؤنڈیشن کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ وعدوں کے حصول کے ساتھ ساتھ وصولی کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں بھی مخلصین سلسلہ سے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ فاؤنڈیشن کے سال اول میں کم از کم دس لاکھ روپے کی وصولی ہو جانی چاہیئے حضور نے فرمایا ہے۔

"ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ⅓ سال اول یعنی سال اول میں وصول ہو جائے۔ اس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے قریباً ۹-۱۰ لاکھ کی وصولی سال اول میں ہونی چاہیئے۔"

جملہ امراء اور سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اور مخلصین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ خاص توجہ اور دعا سے وصولی کی مہم کو شروع کر دیں اور اپنی جدوجہد اور اس کے اچھے نتائج سے مطلع فرمائیں جس قدر جلد ایفائے وعدہ ہو گا اور وصولی ہو گی۔ اسی قدر جلد اصل مقاصد کی انجام دہی کی طرف بفضلہ تعالیٰ توجہ دی جا سکے گی۔ سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۶ء

تجدید و احیائے دین کی حقیقت

(۲)

اس ضمن میں ہم کہتے ہیں کہ افسوس ہے کہ فاضل مضمون نے ایک بات کا جائزہ لینا ضروری نہیں سمجھا اور وہ یہ ہے کہ باوجودیکہ قرآن و سنت اس صحت کے ساتھ موجود رہا ہے۔ تجدد پسند کس طرح قوم میں گمراہیاں پھیلانے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ تجدد پسند بھی قرآن و سنت ہی کو پیش کرکے اپنے دانشورانہ خیالات کو ترویج دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور یہ نتیجہ ہے اس امر کا کہ علمائے سوء نے مجددین کی وقعت لوگوں کے دلوں میں کم کرنے کی ہمیشہ کوشش جاری رکھا ہے۔ تاکہ وہ آیات اللہ اور احادیث سے من مانی تصریحات کرکے اپنی عقیدت کا خراج وصول کرتے رہیں۔ آپ تاریخ اسلام میں دیکھیں گے کہ ہر عہد میں عقیدت زدہ مسلمان دانشور علمائے ربانی یعنی مجددین کی تصریحات اور وجود کے ساتھ مذاق اور تمسخر سے پیش آتے رہے ہیں۔

دیکھنا چاہیئے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے صحیح تعلیمات اسلامی کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔ تو اس کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اپنی طرف سے مجددین کو مدد دے کر قرآن و سنت کا صحیح مفہوم ہر زمانے کی ضرورت کے مطابق اجاگر کرتا رہے تاکہ تجدد پسندوں کی من مانی تشریحات کا رد ہو سکے۔ اور صحیح اسلامی تعلیمات فطری اور عملی لحاظ سے دنیا کے سامنے آتی رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ محض حفاظت قرآن و سنت کا صرف اتنا مفہوم کافی نہیں ہے۔ کہ وہ بعینہٖ قائم رہے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا عملی نمونہ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں بوقت ضرورت دنیا کے سامنے کسی پاک انسان کے ذریعہ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرے گا پیش ہوتا ہے۔ جو مجدد کہلائے گا۔ چنانچہ شروع ہی سے ایسا ہوتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ متجددین کا تمام تانا بانا ادھڑ جاتا رہا ہے۔

فاضل مضمون نگار نے اپنے مقالہ میں اس حقیقت کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور محض تجدید و احیاء کے علمبرداروں کو اختیار کرنے کی ہدایت دے کر خود بھی اس رو میں بہ گئے ہیں جو متجددین کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں کا باعث ہوئی ہے۔ چنانچہ اپنے مقالہ کی دوسری قسط میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ گویا نقص غزل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ اسلام میں قرآن و سنت ہی آخری معیار ہیں اور یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ کوئی مصلح اس معیار کو ترک کرکے اصلاح کا کام نہیں کر سکتا۔ مگر مقالہ نگار کا یہ کہنا کہ اسلام میں کوئی ایسا عالم نہیں ہو سکتا۔ جس کی اطاعت فرض ہو سراسر اسلامی اصول کے خلاف ہے۔ چنانچہ حدیث ہے کہ

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

امام زمانہ سے ہمارا یہاں مطلب وہ مجددین ہیں جو آیہ "لحافظون" اور حدیث مجددین کے مطابق کھڑے ہوتے ہیں۔ یا ان کے وہ خلفاء جو ان کے کام و تجدید کو آگے بڑھاتے اور وقت کے لحاظ سے اس کو قائم کرتے ہیں

فاضل مقالہ نگار سیدھی طرف آتے آتے ہی پھر اسی پگ ڈنڈی پر نکل گیا ہے۔ جو متجددین کی پگ ڈنڈی ہے۔ وہ تجدید و احیاء کو محض ذہنی دانشوری کا کمال سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہی چیز ہے جس نے امت مرحومہ کو فرقہ بندیوں کی بھول بھلیوں میں آوارہ کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ متجددین اب مغربی تہذیب کے اثر سے ہی امت میں پیدا نہیں ہوتے رہے بلکہ ہر وقت موجود رہے ہیں۔ جب یونانی فلسفہ نے اسلام پر حملہ کیا۔ تو اس وقت بھی بہت سے متجددین پیدا ہو گئے تھے۔ پھر متجددین پیدا کرنے کے لئے اور بھی کئی ذرائع کام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوازم اور عیسائیت نے صوفی ازم کی راہ سے اسلام پر حملہ کیا ہے۔ بت پرستی اور شرک عموماً نہ صرف جہلا پر بلکہ اچھے پڑھے لکھوں پر اپنا جادو کرنے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں اور موجودہ گمراہیاں جو مسلمانوں میں دکھائی دیتی ہیں کوئی ایک دو دن میں نہیں در آئیں۔ بلکہ صدیوں سے ہر قسم کے دانشور ایسی بدعتیں دین میں داخل کرتے چلے آئے ہیں۔ جن کے غبار میں حقیقی دین چھپ گیا ہے۔

ایسے متجدد دانشوروں کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ تعلق باللہ کے عملاً منکر ہوتے ہیں۔ اور ختم نبوت کے یہ معنے لیتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب اللہ تعالیٰ کسی شخص کی رؤیا الہام یا کشوف کی وجہ سے ایسی راہ نمائی نہیں کرتا جو تجدید و احیائے دین کے لئے ذریعہ بن سکتی ہو۔ یہ لوگ رؤیا، الہام اور کشوف کو صرف اصلاح نفس تک محدود کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کے بھی قائل ہیں جو لامحالہ نبی ہے اور نبی رہے گا۔ اس بات نے ان لوگوں کو عجیب گورکھ دھندے میں پھنسا دیا ہے۔ کبھی تو کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسےٰ امتی بنکر ظہور کریں گے تو ان کی نبوت معطل کر دی جائے گی۔ کبھی کچھ کہتے ہیں اور کبھی کچھ۔

جہاں تک رؤیا۔ الہام اور کشوف اور وحی کا تعلق ہے۔ مقالہ نگار یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اہل مذہب نے عقل کے نتائج پر ان کو یقین کے لحاظ سے ہمیشہ فوقیت دی ہے۔ مگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے اہل کشف اور اہل عقل کو اس چیز نے کہ اسلام میں حقیقی معیار قرآن و سنت ہے ایک ہی مقام پر کھڑا کر دیا ہے ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ جس شخص کو خود اللہ تعالیٰ تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کرتا ہے اس کے رؤیا الہام اور کشوف قرآن و سنت کے خلاف ہو ہی نہیں سکتے۔ اس مغالطہ کھانے کی وجہ یہی ہے کہ مقالہ نگار نہ تو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پر کماحقہ ایمان رکھتا ہے۔ اور نہ یہ ایمان رکھتا ہے کہ حدیث مجددین کے مطابق جو مجددین کھڑے ہوتے ہیں وہ واقعی اللہ تعالیٰ ہی کی راہ نمائی میں کام کرتے ہیں۔ یہ نتیجہ ختم نبوت کے اس غلط مفہوم کا ہے۔ جو ان لوگوں نے عوام میں رائج کر دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے یہ لوگ اب اس امر کے قائل ہی نہیں رہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اب کسی شخص سے تجدید و احیائے دین کے تعلق میں بھی مکالمہ و مخاطبہ کر سکتا ہے۔ امور غیبیہ کی اخبار اس کو دے سکتا ہے۔

ان مقالہ نگار کی دانست میں تجدید و احیائے دین بھی اب صرف ذہنی دانشوروں کا کام ہے جو محض اپنی عقل کے ناخن سے دینی گمراہیوں کی وہ گرہیں کھول سکتا ہے۔ جو متجددین نے اس میں ڈال دی ہیں۔ گویا مجدد وہ ہے جو غیر تشریعی طور پر متجددین میں سے ذرا زیادہ دینی سوجھ بوجھ رکھتا ہو۔ الغرض فاضل مقالہ نگار خدا و رسول کی اطاعت کے معیار کی لاٹھی سے ہر چیز کو ہانک دینا چاہتے ہیں تاکہ غیر شعوری مجددین کا راستہ صاف ہو جائے۔

حالانکہ اگر فاضل مقالہ نگار غور کرتے تو ان کو اس بات کا احساس ہو سکتا تھا۔ کہ یہی ذہنیت ہے جس نے ملت میں گمراہیوں کے ڈھیر لگائے ہیں اور جس نے صراط مستقیم کو متجددین کے اڑتے ہوئے گرد و غبار میں گم کر دیا ہے۔

آپ یہ نہیں مانتے کہ جب دنیا میں ظھر الفساد فی البر والبحر کا عالم ہو جائے تو مجدد اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی پا کر تجدید احیائے دین کا کام کرتا ہے۔ بلکہ آپ یہ تصور رکھتے ہیں۔ کہ مجدد بڑا محتاط ہو کر تمام گمراہیوں کو اپنی عقل اور ادراک سے قرآن و سنت کی روشنی میں جائزہ لے کر بڑی ہوشیاری سے تجدید و احیائے دین کا کام کرتا ہے۔ گویا اگرچہ قرآن و سنت معیار ہے لیکن قرآن و سنت کے فہم کا معیار مجدد کی اپنی عقلمندی ہے۔ اور رؤیا۔ الہام اور کشوف نہیں کیونکہ ان کو عقلمندی پر عملاً کوئی ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

الٰہی تصرفات اور اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے۔ ربوہ)

آسمان اور زمین چونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اور اسی کے قبضہ و اختیار میں ہیں اس لئے الٰہی منشاء کے مطابق کام کرتے ہوئے وہ انسانی اعمال اور اس کی روزمرہ کی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان کے بعض اثرات ہمیں واضح طور پر نظر آتے ہیں مثلاً انسانی پیشہ تجارت زراعت صنعت و حرفت۔ سیاست اور سیر و سیاحت وغیرہ پر۔ تجارت۔ زراعت اور صنعت کا اکثر و بیشتر ایسی چیزوں سے تعلق ہے جو زمین کی پیداوار ہیں۔ اور زمینی پیداوار پر سورج کا عمل دخل واضح ہے۔ اسی طرح معدنیات صنعت و حرفت میں کام آتی ہیں۔ جو زمینی ہیں سیاست کا بھی ان چیزوں سے گہرا تعلق ہے۔ فصلیں نہ ہوں تو رعایا میں بے چینی پیدا ہوتی ہے جس سے سیاست دانوں کو مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ معدنیات نہ ہوں تو صنعتیں قائم ہونا مشکل ہے۔ لیکن بنظرِ غائر دیکھنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ الٰہی منشاء کے مطابق زمین اور آسمان کا ہر تغیّر انسانی زندگی پر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے۔ خواہ ظاہری آنکھ دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے اور زمین اور آسمان کے ہر تغیّر کے پیچھے خدا کا ہاتھ کارفرما نظر آتا ہے۔

ایک ظاہر بین انسان کی نظر صرف سمندر کی سطح پر پیدا ہونے والی لہروں پر ہوتی ہے مگر اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ سطحِ سمندر پر لہریں پیدا کرنے کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں کیا کیا طوفان بپا ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے عجز اور بے بسی کے باعث محض زمین اور آسمان کے ظاہری تغیّرات کو دیکھتا ہے زمین کی گہرائیوں اور آسمان کی وسعتوں میں اس کی نظروں سے اوجھل الٰہی تصرّف سے جو تغیّرات اور تحریکات ظہور پذیر ہو رہی ہوتی ہیں ان کا اسے علم نہیں ہوتا اس لئے مخفی تحریکات جب انسان پر اثر انداز ہوتی ہیں تو وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اسے محض ایک "حادثہ" قرار دے دیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات یکے بعد دیگرے دنیا کے مختلف حصوں میں مسلسل اور لگاتار ریلوں کے حادثات وقوع پذیر ہوتے ہیں جیسا کہ ہم نے پچھلے دنوں دیکھا کچھ عرصہ تک ہندوستان سے اس قسم کی مسلسل خبریں موصول ہوتی رہیں کہ فلاں سواری گاڑی مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ فلاں گاڑی پٹڑی سے اُتر گئی اور فلاں گاڑی بس سے ٹکرا گئی۔ پھر یہ ہوا کہ پاکستان میں بھی یہ حادثات وقوع پذیر ہونے لگے اور قریباً روزانہ۔ کہیں کوئی سواری گاڑی کسی سواری گاڑی سے ٹکرا گئی تو کہیں اس کے کچھ ڈبے ریلوے لائن سے اُتر گئے۔ کہیں کوئی مال گاڑی زمین پر آ رہی اور کہیں کوئی ایکسپریس گاڑی کسی بس یا ٹرک سے ٹکرا گئی۔ یہ خبریں اس قدر مسلسل آ رہی تھیں کہ انسانی عقل حیران تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ آخر اتنی بڑی تعداد میں ایک ہی قسم کے حادثات یکے بعد دیگرے کیسے ہوئے۔ پھر انہی دنوں بیرونی ممالک سے بھی کچھ اسی قسم کی خبریں موصول ہونے لگیں کہ کوئی سواری گاڑی کسی بس سے ٹکرا گئی۔ وغیرہ

انسانی عقل اس کی وجوہ تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے تو کبھی کسی ڈرائیور کو قصوروار قرار دے دیا جاتا ہے اور کبھی کسی سٹیشن ماسٹر کو ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے مگر عقلِ انسانی اس امر پر غور کرنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ دنیا کے مختلف حصّوں میں یکے بعد دیگرے ایک سے حادثات ایک قادر و توانا ہستی کی قدرت نمائی اور تصرّف کے بغیر خود بخود وقوع پذیر نہیں ہو سکتے۔ دراصل یہ خدائی تصرفات ہی ہوتے ہیں جن کے نتیجہ میں زمینی اور آسمانی تغیّرات انسان پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں اور وہ غیر شعوری طور پر ان کے اثرات کو قبول کر رہا ہوتا ہے ان میں سے بعض کی وجوہ وہ دریافت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بعض کو محض اتفاقی حادثہ قرار دے کر خاموش ہو جاتا ہے حالانکہ وہ محض اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قسم کے چند واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہزاروں بیماریاں اور حادثات اجرام فلکی کے دوروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سائنسدان تسلیم کریں یا نہ کریں دنیا پر ایسے حوادث آتے ہیں جو زمینی تغیّرات کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ مثلاً مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض ایام میں عورتیں کثرت سے اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ بعض ایّام میں لڑکیوں کی پیدائش کی کثرت ہوتی ہے اور بعض میں لڑکوں کی۔ بعض ایّام میں تکلیفِ زچگی کی شکایات بڑھ جاتی ہیں۔ بعض ایّام میں دیکھا گیا ہے کہ ریلیں کثرت سے ٹکراتی ہیں۔ ان تغیّرات کو محض حادثہ نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ آخر اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے کہ کیوں بعض ایّام میں گر کر لاتوں کو زیادہ ضربیں آتی ہیں۔ مَیں نے اپنے ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب سے اس کا ذکر کیا اور انہوں نے اس کا خیال رکھا تو بعد میں کئی دفعہ اس کی رپورٹ کی کہ آج فلاں حادثہ کے مریض کثرت سے آ رہے ہیں حالانکہ وہ تکلیفیں بیماریوں کا نتیجہ نہ تھیں کہ انہیں وباء کہا جائے بلکہ حادثات تھے جو ایک ہی صورت میں ظاہر ہوئے۔ اور لطیفہ یہ ہے کہ چوٹوں کے مریض آنے شروع ہوئے تو کبھی پے در پے سر کی چوٹوں کے مریض آئے اور کبھی پے در پے لاتوں کی چوٹوں کے مریض آئے۔ اس تجربہ کے بعد انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعہ میں یہ امر حیرت انگیز قانونِ قدرت کے مخفی اسباب پر دلالت کرتا ہے۔

غرض علاوہ اس کے کہ بارشوں، خشک سالی، کھیتوں کے پکنے یا موسمی تغیرات کا تعلق اجرامِ فلکی سے ہے حوادث اور بعض غیر متعدی بیماریوں کا تعلق بھی اجرامِ فلکی سے ہے۔ . . . .

پس اِن امور سے ایک عام اندازہ اس امر کا لگایا جا سکتا ہے کہ زمین و آسمان مل کر سارے عالم پر مختلف اثرات ڈالتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل)

زمین و آسمان اور اجرامِ فلکی کا پیدا کرنے والا خدا ہے جو ان کی ماہیت اور ان کے خواص کو جانتا ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے ان سے کام لیتا ہے اور ان کے ذریعہ جو چاہے دنیا میں تغیّر بپا کر دیتا ہے۔ پس زمین۔ سورج چاند اور ستارے سبھی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور قدرتوں والا خدا ان کے ذریعہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ انسان کی دنیوی زندگی اور روزمرّہ کے واقعات میں یوں قدرت نمائی فرماتا ہے اسی طرح وہ اپنی بے انتہاء قدرتوں کے ساتھ اپنے ماموریں کی تائید میں بھی الٰہی تصرّفات کا اظہار فرماتا ہے۔ جب وہ کسی مامور کو دنیا کی ہدایت کیلئے مبعوث فرماتا ہے (جو بظاہر بےکس و بےبس اور بے یار و مددگار ہوتا ہے) تو غیب سے اس کی تائید و نصرت فرماتا ہوا سعید روحوں کو تحریک کر کے اسے ایک سے ہزاروں۔ ہزاروں سے لاکھوں اور لاکھوں سے کروڑوں بنا دیتا ہے۔ اور وہ زمین اور آسمان، سورج، چاند اور ستاروں کو اس کی تائید میں لگا دیتا ہے اور خارقِ عادت طور پر اس کی تائید میں غیر معمولی نشانات دکھاتا ہے جو کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"نشانات کا ظاہر کرنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے اور نشانات کوئی شعبدہ باز کی چابکدستی کا نتیجہ تو نہیں ہوتے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مرضی پر موقوف ہے۔ وہ جب چاہتا ہے نشان ظاہر کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء)

مثلاً اللہ تعالیٰ نے جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بتایا کہ وہ سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کی تائید میں طاعون کا نشان دکھلائے گا۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سورج کو یہ حکم دے دیا کہ وہ طاعون کے کیڑوں کو تباہ نہ کرے

اور طاعون کے کیڑوں کو السدار کے قریب تک بھٹکنے کی اجازت نہ دی تاکہ خدا تعالےٰ کی بات پوری ہو کہ

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار

اور جب ایک دفعہ آپؑ سیالکوٹ میں ایک مکان پر تھے ایک معمولی سی آواز چھت میں پیدا ہوئی۔ آپؑ نے سب ساتھیوں کو جگایا اور کہا کہ فوراً نیچے اترو مگر انہوں نے ہنسی اڑائی اور کہا کہ آپ کو وہم ہو گیا ہے۔ مگر پھر تھوڑی دیر بعد آپ نے سب کو اٹھا کر دوستانہ جبر سے اترنے پر مجبور کر دیا اور پھر ان سب سے کہا کہ پہلے تم اُترو۔ مَیں سب سے آخر میں اُتروں گا۔ جب سب دوست سیڑھیوں سے اُتر چکے تو پھر آپؑ اُترے۔ چھت یکدم زمین پر آرہی۔ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ایک دفعہ رات میں ایک مکان کی دوسری منزل پر سویا ہؤا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ یا سولہ آدمی اَور بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی مَیں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے انہوں نے کہا کہ کوئی چوہا ہو گا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی آواز آئی تب مَیں نے ان کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب مَیں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا۔ اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور وہ دوسری چھت کو ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے۔"

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ ۲۳۶)

وہ کونسی ہستی ہے جس نے آپؑ کے اُترنے تک چھت کو روکے رکھا خدا تعالےٰ ہی تو ہے جس کی یہ قدرت نمائی ہے۔

یہ سب نشانات اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کی تائید میں دکھائے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس قدر نشان اللہ تعالیٰ نے ظاہر کئے ہیں کہ ان کی تعداد ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۴ء)

یہ سب نشانات اللہ تعالےٰ کی قدرت نمائی اور الٰہی تصرف سے ظاہر ہوئے۔ کیونکہ زمین اور آسمان کی ہر چیز اس کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ وہ جب چاہتا ہے انہیں اپنے محبوب بندے کی تائید میں لگا دیتا ہے اور ان سے جو چاہتا ہے کام لیتا ہے۔ وہ جو کہتا ہے اسے پورا کر دکھاتا ہے خواہ حالات کس قدر ہی نامساعد کیوں نہ ہوں۔ ع

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

آسمان پر دعوتِ حق کیلئے ایک جوش ہے

چار ایمان افروز خوابیں

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب نے وقفِ عارضی کے دو دوستوں ماسٹر عبد الستار صاحب سرگودہا اور ماسٹر عبد الجبار صاحب ربوہ کے عرصۂ وقف کے تربیتی نیک اثرات کے ذکر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مندرجہ ذیل چار خوابیں بھی تحریر فرمائی ہیں۔ خوابیں مومنوں کے لئے بشارات ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ اس نیک تحریک کے لئے اللہ تعالےٰ کے ملائک بھی کام کر رہے ہیں اس لئے احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ زیادہ سے زیادہ وقفِ عارضی میں حصہ لے کر آسمانی برکتوں سے بہرہ یاب ہوں۔ اہلِ ایمان کے ازدیادِ ایمان کے لئے چاروں خوابیں درج ذیل ہیں :-

۱۔ "ایک غیر احمدی دوست نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک کاغذ اترا ہے جس کے درمیان میں ایک موٹی لکیر ہے اس کے اوپر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہؤا ہے۔ اس درمیانی لکیر کی ایک طرف قرآن مجید کی چند آیات لکھی ہوئی ہیں اور دوسری طرف یہ لکھا ہے کہ "محمد آ گیا ہے اور امام مہدی آ گیا ہے اس کو تم کیوں نہیں مانتے ؟"

اس خواب کے اثر سے وہ شخص خود بھی احمدیت کی طرف مائل ہے اور اس کا بھائی اور والدہ احمدی ہو گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔"

۲۔ "ایک دوسرے غیر احمدی شخص نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے اسے باہر سے آواز دی کہ امام بخش (اس کا نام امام بخش ہے) باہر آؤ۔ جب وہ باہر گیا تو اس نے دیکھا کہ سفید ریش اور خوبصورت شخص کھڑا ہے اس نے کہا کہ

"امام مہدی یہی ہے تم اسے مان لو اور کسی شک اور تذبذب میں نہ پڑو۔"

۳۔ چند دن بعد اسی شخص نے پھر خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جس کے سر پر سنہری تاج ہے اور سفید ریش اور خوبصورت آدمی ہے اس نے کہا کہ

"مَیں بادشاہ ہوں اور ربوہ سے احمدیت کی تبلیغ کے لئے آیا ہوں۔ پس تم احمدی ہو جاؤ۔"

اس شخص نے کہا کہ مَیں پہلے بھی تمہارے پاس آیا تھا اور اب دوبارہ آیا ہوں۔"

۴۔ میرے ایک چھوٹے بچے عزیز محمد ہان محمد نے جس کی عمر ۱۲ سال ہے دیکھا

"آسمان سے ایک روشنی نازل ہوئی ہے جس سے سارا علاقہ روشن ہو گیا ہے اور چاروں طرف نور پھیل گیا ہے۔ روشنی اتنی تیز تھی کہ زمین پر چیونٹیاں بھی نظر آ رہی ہیں۔"

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کیلئے گراں قدر ایثار پر

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخلصین کیلئے دعائیں

جس اخلاص۔ محبت اور بشاشت کے ساتھ احبابِ جماعت نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدے پیش کئے اور کر رہے ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے احباب کا یہ جذبہ خصوصی طور پر باعثِ مسرت و اطمینان ہؤا ہے۔ حضور نے اپنے ان محبوں اور مخلصوں کو دلی محبت سے ان کے گراں قدر وعدوں اور ایثار پر مبارکباد دیتے ہوئے خدا تعالےٰ سے خیر و برکت سے بھرپور دعا کی ہے :-

"اللہ تعالےٰ آپ کے اس اخلاص اور ایثار کو قبول فرماوے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے آپ کی قربانیوں میں برکت ڈالے اور آپ کو اس دنیا میں بھی اتنا دے کہ آپ سیر ہو جائیں اور اُخروی زندگی میں بھی اپنی تمام نعمتوں سے آپ کو نوازے تا آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب میں آپؐ کے صحابہؓ کی معیت حاصل کر سکیں۔"

خدا تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ احبابِ جماعت کو ان دعاؤں کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالےٰ دینی و دنیاوی برکتیں حاصل ہوں گی اور اپنے قادرِ مطلق رب سے خاص توفیق پائیں گے کہ وہ اپنے قابلِ قدر وعدوں کو جلد سے جلد پورا بھی کر دیں۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

خلافت احمدیہ کو الٰہی تائید و نصرت حاصل ہے

از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قرشی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ ۔ لاہور

میرے والد حضرت قطب الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابیوں میں سے تھے ۱۹۴۸ء کو قادیان میں ان کی وفات ہوئی۔ وہ قطعہ خاص مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔

۱۹۰۹ء کا واقعہ ہے کہ حضرت والد صاحب نے مجھے ٹی آئی سکول قادیان میں داخل کرنے کی نیت سے قادیان لائے۔ ہمارا قیام مہمان خانہ میں تھا۔ ایک دن صبح سویرے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ (انہیں اس زمانہ میں ہم میاں صاحب کہا کرتے تھے) کی ملاقات کے لئے ساتھ لے گئے۔ گلی کے اندر کی طرف سے اوپر ایک پرانا زینہ جاتا تھا۔ اوپر دائیں طرف ایک کمرہ میں حضور رونق افروز تھے۔ سرخ و سفید رنگ۔ سبزہ آغاز۔ عمر ۱۹½ سال۔ والد صاحب نے کچھ تحفہ پیش کیا اور میرا تعارف کرایا۔ حضور بہت خندہ پیشانی اور محبت سے پیش آئے۔

جب واپس مہمان خانہ میں آئے تو میں نے والد صاحب سے عرض کیا کہ میاں صاحب تو بہت خوبصورت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل کیسی تھی آپ نے تو ان کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔

فرمانے لگے کہ تم نے میاں صاحب کو تو دیکھ لیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شکل بھی بالکل ایسی ہی تھی۔ اس بات کو دو تین دفعہ دہرایا۔

اسی سال حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (موجودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کے پیدا ہونے کی مبارک خبر آئی۔ میں جب گھر گیا تو والد صاحب سے ذکر ہوا۔ والد صاحب نے فرمایا کہ

"یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیسری پشت ہے اور میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خود سنا تھا کہ تیسری پشت سے بھی اللہ تعالیٰ کے بڑے وعدے ہیں۔ جب تیسری پشت کا زمانہ آئے گا تو اسلام کو غیر معمولی ترقی حاصل ہوگی۔"

پھر فرمانے لگے کہ ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولاد کے حق میں بہت دعائیں کی ہیں اور مندرجہ ذیل اشعار میں نے والد صاحب سے پہلی دفعہ سنے۔

اپنے حضور رکھیو شیطاں سے دور رکھیو
جاں پر سرور رکھیو دل پر زنور رکھیو
اقبال کو بڑھانا اور فضل سے کے آنا
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو

گذشتہ ۵۲ سال میں جو سلوک اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سے کیا وہ ظاہر و باہر ہے آج کا بجٹ۔ تبلیغی مشن۔ جماعت کی تعداد مساجد۔ قرآن شریف کے تراجم۔ لٹریچر سب شعبوں میں ہزارہا گنا ترقی ہے اتنی ترقی کہ ۱۹۱۴ء والی حالت کو اس سے کچھ نسبت ہی نہیں ہے۔

یہ سب ترقی حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بابرکت عہد میں ہوئی۔ حضور نے اپنے ۵۲ سالہ دور میں اتنا کام کیا ہے کہ ساری جماعت مل کر بھی اتنا کام نہ کر سکی۔ زندہ قومیں ترقی کرتی ہیں اور جماعت احمدیہ بھی ایک زندہ جماعت ہے اور اس کی ترقی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے۔ مگر یہ ترقی خلافت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ جماعت احمدیہ اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہے کہ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ کو ایسا لیڈر مل گیا ہے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیسری پشت میں سے ایک مرد مجاہد ہے جو سب ان خوبیوں کا مالک ہے جن کی لیڈرشپ کے کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

دینی اعتبار سے وہ حافظ قرآن ہے۔ مولوی فاضل بھی ہے اور دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے وہ ایم اے آکسن ہے جو کہ فضیلت کی انتہائی ڈگری ہے اسکے علاوہ وہ زندگی کے ضروری شعبوں کی ٹریننگ بھی حاصل کر چکا ہے۔ مکمل تعلیم و تجربہ جس کو انگریزی میں Fully educated & experienced Hand کہتے ہیں۔ اور اس طرح کام کرنے کی کمال اہلیت رکھتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے اور خدا کا سایہ ان کے سر پر ہے۔ کیونکہ اب تک جو تحریکات حضور نے جاری فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو شرف قبولیت بخش رہا ہے۔ چنانچہ

۱۔ سب سے پہلا عظیم الشان کارنامہ تفسیر صغیر کی اشاعت ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ قرآن کریم اتنی دیدہ زیب صورت میں شائع ہوا ہے۔ ہائی کورٹ میں جب میں نے اپنے بعض غیر از جماعت ایڈووکیٹ صاحبان کو اس کی کاپیاں پیش کیں تو وہ عش عش کر اٹھے۔ جب ہدیہ کی بابت دریافت کیا تو میں نے ۲۰/- روپے بتائے وہ سنکر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ آپ کے امام صاحب نے تو کمال کر دیا ہے۔ اتنی اعلیٰ چیز اور اتنی تھوڑی قیمت پر پھر کہنے لگے کہ دوسری کمپنیوں والے تو ہم سے سو سو روپیہ وصول کرتے رہے ہیں۔

ان میں سے ایک صاحب نے جو میرے قریب ہی بیٹھے تھے ایک سو روپیہ پیش کر کے کہا کہ میں یہ پانچ جلدوں کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ آپ پانچ جلدیں ان مستحق لوگوں میں تقسیم کر دیں جو انکے خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے

اس سے اگلے دن ایک دوسرے دوستوں نے کہا کہ اس کے اردو ترجمہ میں ہم نے خاص بات یہ دیکھی ہے کہ وہ ایک مسلسل مضمون معلوم ہوتا ہے۔

اللہ اکبر کتنی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس مقدس کتاب کو اور مقبولیت ان لوگوں میں ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل نہیں ہیں۔

۲۔ دوسرا بڑا کارنامہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے وجود کی برکت سے اس عظیم الشان تحریک کو بھی اللہ تعالیٰ نے شرف قبولیت بخش رہا ہے۔ واقعات اس کی تائید کر رہے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ جس سے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے عظیم کارناموں کے ہمیشہ ہمیش جاری رکھنے کا مستقل انتظام کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

۳۔ تیسرا بڑا کارنامہ وقف عارضی کی تحریک ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تائید ایزدی کے ماتحت اور اپنی خداداد روحانی بصیرت سے جماعت کی روحانی تربیت کا موثر انتظام فرمایا ہے۔ عارضی وقف کی تحریک کے ذریعہ سے حضور نے جماعت میں بیداری اور زندگی کی نئی لہر پیدا کر دی ہے کالج۔ سکول۔ ہائی کورٹ۔ گورنمنٹ سروس سب میں سال بھر میں کچھ نہ کچھ عرصہ کے لئے رخصت ضرور مل جاتی ہے اور رخصتوں کا یہ وقت بالعموم ضائع ہی ہو جاتا تھا اور کسی دینی مصرف میں نہیں آتا تھا۔

حضور نے جماعت پر احسان کیا ہے کہ اس بابرکت تحریک کو جاری کر کے جتنا وقت ضائع ہو جاتا تھا۔ اس کو سلسلہ عالیہ کے کام میں لے آئے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ حضور پر نور سے پورا تعاون کریں اور اپنی خدمات پیش کریں اور حضور کی جاری کردہ تحریکات کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔

جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری کا جلسہ سیرت النبیؐ

جماعت احمدیہ چک ۶/۱۱-ایل کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۶ء بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم صوفی غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ نے صدارت کے فرائض ادا کئے۔ مکرم رشید احمد صاحب سلیم معلم وقف جدید نے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کارروائی کا آغاز کیا۔ مکرم چوہدری محمد انور احمد لطیف نے حضرت مسیح موعود کا منظوم نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم اوکاڑہ نے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ کرتے ہوئے اسلام کی فوقیت ثابت کی۔ اس کے بعد مکرم رشید احمد صاحب سلیم معلم وقف جدید نے پنجابی کی نظم سنائی اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم منٹگمری نے حضرت پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی کی حیثیت سے پیش کیا۔ آپ نے بائیبل کی وجہ سے پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق پیشگوئیاں تفصیل سے بیان فرمائیں اور آخر میں حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پیش کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ صدر جلسہ نے دعا کرائی اور اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

چوہدری محمد خان زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ

چک ۶/۱۱-ایل ضلع منٹگمری

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

اطفال الاحمدیہ کا نئیسواں مرکزی سالانہ اجتماع اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ امسال مورخہ ۲۱-۲۲ و ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہمارے اس اجتماع کا پروگرام نہایت مفید، دلچسپ اور بچوں کے مناسب حال ہوتا ہے۔ علمی و تربیتی تقاریر کے علاوہ متعدد انعامی مقابلے منعقد کروائے جاتے ہیں۔ امسال ہم انشاء اللہ العزیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطاب سے بھی فیضیاب ہوں گے۔ مختلف انعامی مقابلوں کی سرسری جھلک پیش ہے۔

علمی مقابلے

۱۔ تلاوت و حفظ قرآن مجید۔ ۲۔ نظم ۳۔ تقریر ۴۔ فی البدیہہ تقریر ۵۔ پیغام رسانی۔ ۶۔ مشاہدہ و معائنہ۔ ۷۔ مضمون نویسی۔

نیا انعامی مقابلہ | نمونہ عمدہ اخلاق

نئی دلچسپیاں | علمی و صنعتی نمائش فوٹو گرافی۔ تربیتی چارٹس۔ جھنڈا جنگ

ورزشی مقابلے | ۱۔ فٹ بال ۲۔ کبڈی ۳۔ رسہ کشی ۴۔ دوڑیں ۵۔ اگنا چھلانگیں (اونچی و لمبی) ۶۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ ۷۔ مرغ لڑائی

اس اجتماع میں شامل ہونے کے نتیجہ میں بچوں کو نماز باجماعت، قرآن و حدیث کا درس سننے اور ملک کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہم عمر ساتھیوں سے ملنے اور باہم دوستی اور محبت سے رہنے کا موقع بھی ملے گا۔ مرکزی شعبہ اطفال کی طرف سے مہمانوں کے طعام اور رہائش کا مناسب انتظام ہوگا۔ جملہ اطفال کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بڑی کثرت سے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ کوشش کریں کہ ہر مجلس اور ہر مقام کی نمائندگی ضرور ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو ہم سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(رفیق احمد ثاقب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

علمی مقابلے ——— سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر علمی مقابلوں کی ذیل میں کچھ وقت سوال و جواب کے لئے رکھا جاتا ہے۔ مرکز کی طرف سے تین چار دوست مقرر ہوتے ہیں جو سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ خدام میں سے ہر شخص ہر قسم کے علمی اور مذہبی سوالات کر سکتا ہے۔ البتہ سیاسی سوالات کی اجازت نہیں ہوتی۔

اس کا طریق یہ ہے کہ سوال معین الفاظ میں لکھ کر پہلے سے مہتمم صاحب تعلیم کے سپرد کر دئے جائیں جو ان کے جوابات تیار کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ پروگرام بڑا ہی دلچسپ ہوتا ہے۔

اس سال یہ امر بھی زیر غور آرہا ہے کہ کچھ وقت ایسے سوالوں کے لئے بھی رکھا جائے کہ مرکزی بورڈ سوال کرے۔ اور خدام جواب دیں۔ اگر اس کے حق میں فیصلہ ہو گیا۔ تو انشاء اللہ پروگرام کی دلچسپی بڑھ جائے گی۔

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اسکے لئے تیار ہو کر آئیں۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلانات برائے لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کو کتاب تجلیات الٰہیہ کے پرچے بھجوا دئے گئے ہیں۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کے بڑے اور چھوٹے گروپ کے پرچے بھی بھجوا دئے گئے ہیں۔ جن کو نہ ملے ہوں اطلاع دے کر منگوا لیں۔

براہ مہربانی وقت مقررہ پر پرچے حل کروا کر ارسال فرما دیں۔ اسی طرح تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ راہ ایمان کتاب کا نیا ایڈیشن شائع کروایا گیا ہے۔ ناصرات الاحمدیہ کے دونوں گروپ کا امتحان اسی میں سے ہوگا۔ پرانے ایڈیشن میں سے نہیں لگا۔ اسلئے براہ مہربانی لجنات جلد از جلد یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے منگوا لیں۔ کتاب کی قیمت ایک روپیہ فی کاپی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی اور مقتصد کا امتحان ستمبر کے آخری عشرہ میں ہوگا۔

تمام مجالس خدام کو اچھی طرح سے تیاری کروائیں۔ اور کوشش کی جائے کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو۔ یہ دونوں امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

امتحان وظائف اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے وظائف کا امتحان بھی انہی ایام میں ہوگا۔ قائدین کرام پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مظفر احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ایک پھوڑا نکل آنے اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دے۔ آمین

۲۔ میری ممانی نذیرہ بیگم صاحبہ کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: عبد المجید کارکن
ضیاء الاسلام پریس ربوہ

اراضی برائے فروخت

۵ ½ مربع زرعی اراضی۔ ایک ٹکڑا۔ ایک فصلہ نہری پانی مع ٹیوب ویل لاہور سے ۴ میل جڑانوالہ روڈ پر۔ مع کھڑی فصل۔ قیمت نہایت مناسب۔ ملیں یا لکھیں۔

ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف نمبر 38/8 بلاک G سمن آباد۔ لاہور

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں دی مومن کلاتھ ہاؤس سے ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب بارعایت نرخوں پر خرید فرما دیں۔ اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین

دیانتداری

پروپرائیٹر خواجہ عبد المومن سید محمد افضل شاہ گولبازار ربوہ

روگ کا سوگ نہ کر

دمہ بلغمی کھانسی کا ایک روزہ علاج۔ صرف دسہرہ کی پور ماشی کو ہر سال کیا جاتا ہے امسال دمہ کی دوائی ایک ہی دن ۲۸ اکتوبر جمعۃ المبارک کھلائی جائے گی۔

ضرور تشریف لائیں آج ہی خط لکھ کر ہدایات طلب کریں

خادم خلق نثار احمد منگو کا شاہی جو کہ غلام محمد آباد لائلپور

طاقت صحت اور جوانی کے لئے

ہیلتھی کورس

تجربہ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس ۱۰ روپے
سٹاکسٹ: لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر
تیار کردہ: پام ہومیو فارمیسی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قوی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں (مینجر)

مسل نمبر:۔ ۱۸۴۳۵

میں حلیمہ رشید زوجہ مسٹر عبدالرشید صاحب قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت سوائے حق مہر اور زیورات کے میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ زیورات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

(۱) تین انگوٹھیاں وزن ایک تولہ سونا (۲) لاکٹ ۲ تولے (۳) ٹکہ ایک تولہ (۴) چار عدد چوڑیاں وزن تین تولے کل زیورات ۷ تولے پر ۹ صد روپے خرچ ہوئے تھے اور حق مہر اور زیورات کی کل مالیت پانچ ہزار نوصد روپے ہوئے۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔ (چندہ شرط اول -/۲)

الامۃ:۔ حلیمہ رشید زوجہ عبدالرشید مکان نمبر ۲ گلی نمبر ۴ محلہ صرافاں شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور

گواہ شد:۔ بقلم خود غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور۔

گواہ شد:۔ مشر لطیف احمد دندان ساز ساکن ربوہ۔ محلہ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۶

میں فضل احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم ڈوگر پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۷/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے بطور جیب خرچ ماہوار مبلغ ۲۰/۰ روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اگست ۶۶ء سے منظور کی جائے۔ (چندہ شرط اول -/۱ روپیہ)

العبد:۔ فضل احمد ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب دارالصدر غربی الف۔ ربوہ

گواہ شد:۔ محمد شریف خان ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان سیکرٹری وصایا دارالصدر غربی (ربوہ)

گواہ شد:۔ مرزا احمد حسین جھنگی مسیح بیت الحفیظ۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۷

میں سردار بیگم بیوہ شیخ عطاء اللہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے

۱۔ ایک عدد جھمکے وزن ۱/۲ ۱ تولہ

۲۔ ایک عدد ٹمن طلائی وزن ایک تولہ اور ڈیڑھ تولہ سونا۔ چلہ وزن ۴ تولے مالیتی ۵۰۰/ روپے۔ اس کے علاوہ میرے پاس نقد دو ہزار روپیہ ہے۔ میں مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے۔

میرا مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے تھا جس نے خاوند مرحوم کو معاف کر دیا تھا۔ (چندہ شرط اول ۱۰۰۰)

الامۃ۔ نشان انگوٹھا سردار بیگم

گواہ شد:۔ حلیم عبدالمنان انجینئر محلہ دارالبرکات ربوہ

گواہ شد:۔ ملک حبیب الرحمن صدر محلہ دارالبرکات۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۸

میں آمنہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالبرکات ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ اپریل حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ البتہ جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

۱۔ حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ زیور بتفصیل ذیل ہے:۔ چوڑیاں طلائی دو تولہ (۲) کانٹے طلائی دو تولہ (۳) کانٹے طلائی خورد ۹ ماشہ (۴) ہار طلائی دو تولے (۵) انگوٹھی طلائی ۴ ماشہ (۶) ڈنڈی جھمکی طلائی ایک تولہ (۷) ٹاپس طلائی ۵ ماشہ کل وزن ۸ تولے چھ ماشے جس کی قیمت اندازاً -/۱۰۵۴ روپے ہے۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی جو رقم میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ کروں گی وہ رقم حصہ وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ (چندہ شرط اول -/۵ روپے)

الامۃ: آمنہ بیگم۔

گواہ شد:۔ عبدالحمید ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

گواہ شد:۔ مبارک احمد جمیلی جنرل جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۹:۔

میں اکبر علی ولد شاہ محمد صاحب قوم اسلامیہ پیشہ تجارت عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ ایک مکان واقع ۱۸/۱۲ رقبہ دس مرلہ۔ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے ۱/۳ کا مالک ہوں باقی دو حصہ دار اولاد کے محمد غلام مرحوم اور محمد یوسف صاحب ساکن کراچی ہیں اس مکان کے بنانے پر ہم تینوں کا تیرہ صد روپیہ خرچ آیا تھا میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا پیشہ آجکل لکڑی کی تجارت ہے جس سے مجھے ۳۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور میری وصیت آج ۲ جولائی ۱۹۶۶ء سے نافذ فرمائی جاوے نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میرے پاس مبلغ -/۵۰۰ روپیہ نقد موجود ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت مبلغ -/۵۰ زیر رسید نمبر ۸۳۰ مورخہ ۶۶/۷/۹ داخل خزانہ کرا دیا ہے مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی (چندہ شرط اول ۵۰-۳)

العبد:۔ اکبر علی

گواہ شد:۔ علی محمد بی اے بی ٹی۔ محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ حلیم نذیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے سالانہ چندہ صرف چھ روپے (نائب ناظم اشاعت)

جس قوم کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں وہ کبھی نہیں مرتی

وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اُسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی آیت وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۵) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو اس لئے زندہ کہا گیا ہے کہ اہل عرب میں یہ رواج تھا کہ جو لوگ مارے جائیں اور ان کا بدلہ لے لیا جائے اُن کے لئے تو وہ اَحْیَاء کا لفظ استعمال کرتے تھے اور ان کو زندہ کہتے تھے لیکن جن مقتولوں کا بدلہ نہ لیا جائے وہ انہیں اَمْوَاتٌ یعنی مُردے کہا کرتے تھے ....

غرض جس مقتول کا بدلہ لے لیا جائے اہل عرب کے محاورہ کے مطابق وہ زندہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ جو مسلمان شہید ہو گئے ہیں تم انہیں مردہ مت کہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے زندہ سپاہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کا ضرور بدلہ لے گا۔ چنانچہ اگر ایک صحابیؓ مارا گیا تو اس کے مقابلہ پر مشرکوں کے پانچ پانچ آدمی مارے گئے اور ہر جنگ میں کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہلاک ہوئے سوائے جنگِ اُحد کے کہ اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے تھے مگر ان کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگوں میں لے لیا۔

دوسرے معنے محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ جس شخص کا کام جاری رکھنے والے لوگ پیچھے باقی ہوں اس کی نسبت بھی کہتے ہیں مَا مَاتَ کہ وہ مرا نہیں اور مردہ اسے کہتے ہیں جو مرے اور اس کا اچھا اور نیک قائم مقام نہ ہو چنانچہ عبدالملک بادشاہ نے زہری کے ایک مدرسہ کا معائنہ کیا تو اس مدرسہ کے طلباء میں اصمعی بھی تھے جو بہت لڑکے تھے ... [illegible] بچے گنتے ہیں بادشاہ نے اصمعی کا امتحان لیا۔ اور اس سے کوئی سوال پوچھا تو اصمعی نے اس کا نہایت معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اس کا جواب سن کر خوش ہو کر زہری سے کہا مَا مَاتَ مَنْ خَلَفَ مِثْلَکَ کہ وہ شخص نہیں مرا جس نے ایسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ تو نے چھوڑے ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ لوگ مُردہ نہیں کہلا سکتے کیونکہ جس کام کے لئے انہوں نے جان دی ہے اُس کے چلانے والے موجود ہیں اور ایک کی جگہ پر دو دو اس کی جگہ لینے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس ان کے متعلق یہ نہ کہو کہ وہ مردہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اچھے قائمقام پیدا کر دیئے ہیں۔ اور یہ لوگ ... [illegible] اپنی تعداد میں پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں مردہ تو وہ ہوتا ہے جس کا بعد میں کوئی اچھا قائم مقام نہ ہو۔ مگر ان کے تو بہت سے قائم مقام پیدا ہو گئے ہیں۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔ کہ ہم ان میں سے ایک ایک کی جگہ کئی قائم مقام پیدا کرتے چلے جائیں گے۔ اور وہ قوم کبھی مرتی نہیں جس کے افراد اپنے شہداء کی جگہ لیتے چلے جائیں جو قوم اپنے قائم مقام پیدا کرتی چلی جائے وہ خواہ کتنی بھی چھوٹی ہو اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ پس فرماتا ہے کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مسلمان مارے گئے۔ مسلمان مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اگر ان میں سے ایک مرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ اگر جنگ بدر میں کچھ مسلمان مارے گئے تو اُحد میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے۔ اُحد میں کچھ تکلیف پہنچی اور کچھ مسلمان مارے گئے تو غزوۂ خندق میں اس سے زیادہ کھڑے ہو گئے اور غزوۂ خندق کے مقابلہ میں فتح مکہ کے موقع پر زیادہ لوگ آ گئے اور اگر فتح مکہ کے موقع پر ان کو کچھ نقصان پہنچا تو جنگ تبوک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے کہیں زیادہ تعداد لے گئے۔ غرض ہر قدم پر پہلے سے زیادہ قربان کرنے والے لوگ ان میں موجود ہوتے تھے اور جو قوم قربانی کے اس مقام پر پہنچ جاتی ہے اسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا اور ایسی قوم وہی ہوتی ہے جسے خدا تعالیٰ خود کھڑا کرتا ہے۔" (تفسیر سورۃ بقرہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

٭ ڈھاکہ ۱۷ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کے دارالحکومت ڈھاکہ میں گذشتہ ۳۶ گھنٹے سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے جس سے شہر میں سیلاب آ گیا ہے۔ شہر کے مختلف بازاروں اور محلوں میں گھٹنوں گھٹنوں اور بعض سڑکوں پر تین تین فٹ پانی کھڑا ہے۔ ذرائع مواصلات معطل ہو گئے ہیں اور گلیاں اور بازار سنسان پڑے ہیں۔ بجلی کی سپلائی بُری طرح متاثر ہوئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ڈھاکہ میں اتنی زبردست بارش پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ بہت سے کچے مکان گر گئے ہیں شہر کے ۹۷ امدادی مرکز دلہ میں ۴۸ ہزار افراد کو پناہ دی گئی ہے تاحال کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

٭ میڈرڈ ۱۷ ستمبر۔ جوہری توانائی کے پرامن استعمال کے متعلق پاکستان اور سپین کے درمیان باہمی تعاون کے ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ کل میڈرڈ میں اس سمجھوتہ پر پاکستان کی طرف سے جوہری توانائی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ عثمانی نے دستخط کئے۔

٭ راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ عالمی بنک کا ایک وفد آئندہ ماہ پاکستان آ رہا ہے یہ وفد ان ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لے گا۔ جن کے لئے اس نے قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

٭ لندن ۱۷ ستمبر۔ وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ عنقریب لندن سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے وہاں وہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

٭ ادیس ابابا ۱۷ ستمبر۔ ایتھوپیا کے شہنشاہ ہیل سلاسی نے دعویٰ کیا ہے کہ فرانسیسی سمالی لینڈ کا علاقہ دراصل ایتھوپیا ہی کا ایک حصہ ہے جو بہرحال اسے ملنا چاہیئے۔ کل انہوں نے ایک پالیسی بیان میں کہا یہ فرانسیسی استعمار سے قبل ایتھوپیا میں شامل تھا۔

٭ لندن ۱۷ ستمبر۔ برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ولسن نے جو دولت مشترکہ کانفرنس کے چیئرمین ہیں۔ بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کے اس بیان کو غلط قرار دیا ہے کہ پاکستانی وزیر خارجہ نے کانفرنس میں جو تقریر کی تھی اسے "آؤٹ آف آرڈر" قرار دے دیا گیا تھا اس تقریر میں مسٹر پیرزادہ نے مسئلہ کشمیر اور بھارت کی ایٹمی تیاریوں کا ذکر کیا تھا۔ مسٹر ولسن نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں نے مسٹر پیرزادہ کی تقریر میں نہ تو مداخلت کی ہے اور نہ ہی اسے "آؤٹ آف آرڈر" قرار دیا ہے۔

٭ نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ پاکستان کے ہاتھوں ذلت آمیز شکستیں کھانے کے بعد بھارت نے اسلحہ بندی اور جنگی سازوسامان کی تیاری کی زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ فائر بندی کے بعد سے اب تک بھارت صرف روس اور چیکوسلواکیہ سے چھ سو ٹینک اور چار سو بھاری دو مار توپیں حاصل کر چکا ہے۔ اس نے ۱۵۴ روسی لڑاکا طیارے بھی حاصل کئے ہیں۔ جو فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں سے لیس ہیں۔ ان کے علاوہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی ایک بڑی تعداد بھی بھارت نے حاصل کر لی ہے۔ بھارت نے مشرقی بلاک سے جو دوسرا فوجی سامان حاصل کیا ہے اس میں دو سو ٹینک بردار گاڑیاں جنگی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے ہیلی کوپٹر ٭

٭ فوجیں ساحل پر اتارنے والے جہاز اور آبدوزیں شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ ملتان کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ ملتان اپنا تربیتی جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۶۶ء کو منعقد کر رہی ہے مرکز سے بھی علماء تشریف لے جائیں گے احباب بکثرت اس جلسہ میں شامل ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواستِ دعا

ربوہ۔ محترم ظفر بخش صاحب المعروف مومن جی کی طبیعت ۱۶/۹/۶۶ کو صبح اچانک خراب ہو گئی۔ کچھ دیر غشی ہونے کے بعد الٹیاں (قے) شروع ہو گئیں جن کی وجہ سے کمزوری بے حد ہو گئی ہے چارپائی پر سے اٹھنے سے سر چکرانے لگ جاتا ہے۔ کھانے پینے کو جی نہیں چاہتا۔ احباب جماعت خاص توجہ سے صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴